روزنامہ
# الفضل ربوہ
فون ۴۴۹
رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴
ایڈیٹر: نسیم سیفی

جلد 46-81 نمبر 76 | منگل 13 ذی قعدہ 1416ھ 2 شہادت 1375ھش 2 اپریل 1996ء

Digitized by Khilafat Library Rabwah

## جھوٹ کے تمام شعبوں سے پرہیز کرو

میں نے غور کیا ہے (کلام الٰہی) میں کئی ہزار حکم ہیں ان کی پابندی نہیں کی جاتی۔ ادنیٰ ادنیٰ سی باتوں میں خلاف ورزی کر لی جاتی ہے یہاں تک دیکھا جاتا ہے کہ بعض جھوٹ تو دکاندار بولتے ہیں اور بعض مصالحہ دار جھوٹ بولتے ہیں۔ حالانکہ خدا تعالیٰ نے اس کو رجس کے ساتھ رکھا ہے۔ مگر بہت سے لوگ دیکھے ہیں کہ رنگ آمیزی کر کے حالات بیان کرنے سے نہیں رکتے اور اس کو کوئی گناہ بھی نہیں سمجھتے ہنسی کے طور پر بھی جھوٹ بولتے ہیں۔ انسان صدیق نہیں کہلا سکتا جب تک جھوٹ کے تمام شعبوں سے پرہیز نہ کرے۔

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

# ارشادات حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

ملازم لوگ تھوڑی سی نوکری کے لئے اپنے کام میں کیسے چست و چالاک ہوتے ہیں لیکن جب (عبادت) کا وقت آتا ہے تو ذرا ٹھنڈا پانی دیکھ کر ہی رہ جاتے ہیں۔ ایسی باتیں کیوں پیدا ہوتی ہیں؟ اس لئے کہ اللہ تعالیٰ کی عظمت دل میں نہیں ہوتی۔ اگر خدا تعالیٰ کی کچھ بھی عظمت ہو اور مرنے کا خیال اور یقین ہو تو ساری سستی اور غفلت جاتی رہے۔ اس لئے خدا تعالیٰ کی عظمت کو دل میں رکھنا چاہئے اور اس سے ہمیشہ ڈرنا چاہئے۔ اس کی گرفت خطرناک ہوتی ہے۔ وہ چشم پوشی کرتا ہے اور درگذر فرماتا ہے۔ لیکن جب کسی کو پکڑتا ہے تو پھر بہت سخت پکڑتا ہے یہاں تک کہ (-) پھر وہ اس امر کی بھی پروا نہیں کرتا کہ اس کے پچھلوں کا کیا حال ہو گا۔ برخلاف اس کے جو لوگ اللہ تعالیٰ سے ڈرتے اور اس کے عظمت کو دل میں جگہ دیتے ہیں۔ خدا تعالیٰ ان کو عزت دیتا اور خود ان کے لئے ایک سپر ہو جاتا ہے۔

(ملفوظات جلد چہارم صفحہ 641)

## احمدیہ ٹیلی ویژن کے نئے اوقات

○ لندن میں موسم گرما کے آغاز میں 31- مارچ سے وقت تبدیل کر دیا گیا ہے۔ اب پاکستان اور برطانیہ کے وقت میں فرق پانچ گھنٹے سے کم ہو کر چار گھنٹے رہ گیا ہے۔ اس تبدیلی کی وجہ سے احمدیہ ٹیلی ویژن کے روزانہ اوقات (برائے پاکستان) مندرجہ ذیل ہونگے۔

روزانہ نشریات شام 6 سے 9 بجے تک
جمعہ کی نشریات شام 5 سے 8 بجے تک
خطبہ کا وقت۔ ساڑھے پانچ بجے
ملاقات پروگرام۔ 6 بجے شام

یورپ اور امریکہ کے لئے احمدیہ ٹیلی ویژن کی چوبیس گھنٹے کی نشریات شروع ہونے کے موقع پر جو افتتاحی تقریب منعقد ہوئی تھی اس کی ریکارڈنگ 2- اپریل بروز منگل پاکستان کے وقت کے مطابق 6 بجے شام نشر ہوگی۔ احباب مطلع رہیں۔

(نظارت اشاعت)

## خدا کا قرب حاصل کرنے کیلئے انتہائی کوشش و جدوجہد کی ضرورت ہے

(حضرت امام جماعت احمدیہ الثالث)

اگر ہم خدا تعالیٰ کی ولایت' ایسا قرب کہ ہمارے اور اس کے درمیان کوئی فاصلہ نہ رہے' حاصل کرنا چاہتے ہیں۔ (پیار پیار میں بھی فرق ہوتا ہے) ایسا پیار جس سے بڑھ کر کوئی اور پیار ہو ہی نہیں سکتا ہم حاصل کرنا چاہتے ہیں تو ہمارے لئے ضروری ہے کہ ہم اپنی زندگیوں کو اس رنگ میں گزاریں اور انتہائی کوشش کے نتیجہ میں اس بات کو حاصل کر لیں کہ اللہ ہی اللہ ہو۔ بندے اور اللہ کے درمیان اور کوئی چیز باقی نہ رہے۔

جب تک ہماری یہ کوشش نہیں ہوگی اس وقت تک خدا تعالیٰ کا قرب ہمیں حاصل نہیں ہو سکتا۔ خدا تعالیٰ یہاں فرماتا ہے کہ اگر تم میرے قریب آنا چاہو گے تو میں تمہارے قریب آؤں گا۔ اگر تم یہ کوشش کرو گے کہ اتنے قریب آجاؤ کہ غیر اللہ نیست ہو جائے اور تمہاری کوشش یہ ہو کہ میرے اور تمہارے درمیان غیر اللہ نہ رہے تو میں تمہارے اتنا قریب آجاؤں گا کہ پھر اس طرح ملاپ ہو جائے گا کہ کوئی چیز بیچ میں آ ہی نہ سکے۔

یہ ولایت کے معنے ہیں جس کا یہاں اعلان کیا گیا ہے۔ اس کے لئے بڑا مجاہدہ کرنا پڑتا ہے۔ (-) اس کے لئے بڑی کوشش کرنی پڑتی ہے۔ اس کے لئے انتہائی چوکس رہ کر اپنے اعمال کو سنوارنا پڑتا ہے۔ اس کے لئے ہر محبت' ہر پیار اور ہر تعلق' رشتہ داری کا اور دوسرا جس کا تعلق خدا سے نہیں ان سارے علائق کو چھوڑنا پڑتا ہے۔ لیکن خدا میں ہو کر خدا کے حکم سے اقرباء پروری بھی کرنی ہوتی ہے' دوست نوازی بھی ہوتی ہے۔ ہمسایہ کے حقوق بھی ادا کرنے ہوتے ہیں۔ بنی نوع انسان کی خدمت بھی کرنی ہوتی ہے لیکن خدا میں ہو کر' خدا کی ولایت کے بعد' پہلے نہیں' کیونکہ دنیا میں ہمیں یہ نظر آتا ہے۔ انسان نے

باقی صفحہ 7 پر

## محترم غلام مصطفیٰ صادق صاحب کی رحلت

○ مکرم غلام مصطفیٰ صادق صاحب (سابق افسر امانت تحریک جدید) مورخہ 27- مارچ بروز بدھ صبح سات بجے دار الصدر غربی ربوہ میں بقضائے الٰہی وفات پا گئے۔ ان کی عمر 89 سال تھی۔ ان کا جنازہ اسی روز بعد عصر بیت مبارک میں مکرم مولانا سلطان محمود انور صاحب ناظر اصلاح و ارشاد کی اقتدا میں ادا کیا گیا۔ جس کے بعد بوجہ موصی ہونے کے مقبرہ بہشتی میں تدفین عمل میں آئی۔ تدفین کے بعد محترم چوہدری حمید اللہ صاحب وکیل اعلیٰ تحریک جدید نے دعا کروائی۔ اللہ تعالیٰ ان کے درجات بلند فرمائے۔

## کذب اختیار کرنے سے انسان کا دل تاریک ہو جاتا ہے

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ

پبلشر: آغا سیف اللہ - پرنٹر: قاضی منیر احمد
مطبع: ضیاء الاسلام پریس - ربوہ
مقام اشاعت: دار النصر غربی - ربوہ

قیمت 2روپ 50 پیسے

2- شہادت 1375 ہش 2 - اپریل 1996ء

# سچ ہی کامیاب بناتا ہے

جھوٹ اور سچ کے درمیان نہ صرف امتیاز کرنا ضروری ہے بلکہ زندگی کو صحیح معنوں میں کامیاب بنانے کے لئے جھوٹ کو ترک کرنا اور سچ کو اختیار کرنا لازم ہے۔ اگرچہ دنیا میں ایسے لوگ بھی پائے جاتے ہیں جو اپنے کاروبار کے سلسلے میں اکثر جھوٹ بولتے ہیں۔ اور کہتے ہیں کہ جھوٹ کے بغیر گزارا نہیں ہوتا۔ لیکن یہ بات درست نہیں ہے کہ جھوٹ کے بغیر گزارا نہیں ہوتا۔ بلکہ اگر دیکھا جائے تو جھوٹ کی بنیاد پر کئے گئے کام کبھی کامیاب نہیں ہوتے۔ اگر کامیاب ہو بھی جائیں تو ان کی کامیابی مستقل نہیں ہوتی۔ جب جھوٹ کا پول کھلتا ہے اور یہ ہو نہیں سکتا کہ جھوٹ کا پول نہ کھلے تو سب کچھ کیا کرایا دھرارہ جاتا ہے اور انسان کو افسوس ہوتا ہے کہ کاش میں نے جھوٹ نہ بولا ہوتا۔ لیکن بہرحال عارضی فائدے کے لئے انسان بعض اوقات جھوٹ بول لیتا ہے۔ اور جھوٹ بولنے کے بعد فوری طور پر سمجھتا ہے کہ جھوٹ کے بغیر تو میرا گزارا ہی نہیں۔ لیکن وقت گزرنے پر اسے معلوم ہوجاتا ہے کہ اس کی یہ بات درست نہیں تھی۔ اس نے جھوٹ بول کر جو حاصل کیا ہے وہ اس کے لئے فائدہ نہیں بلکہ نقصان کا باعث ہے۔ پس صحیح طور پر کامیاب زندگی گزارنے کے لئے اپنوں کو بھی اور دوسروں کو بھی اس بات کا موقعہ دینے کے لئے کہ وہ کامیاب زندگی گزار سکیں سچ اختیار کرنا لازمی ہے۔ حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ (ہماری دلی دعائیں آپ کے لئے) نے سچ بولنے کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا ہے:-

"حقیقت میں جب تک انسان جھوٹ کو ترک نہیں کرتا وہ مطہر نہیں ہوسکتا۔ نابکار' دنیادار کہہ سکتے ہیں کہ جھوٹ کے بغیر گزارا نہیں ہوتا۔ یہ ایک بے ہودہ گوئی ہے اگر سچ سے گزارا نہیں ہوسکتا تو پھر جھوٹ سے ہرگز گزارا نہیں ہوسکتا۔ افسوس کہ یہ بد بخت لوگ خدا تعالیٰ کی قدر نہیں کرتے۔ وہ نہیں جانتے کہ خدا تعالیٰ کے فضل کے بدوں گزارا نہیں ہوسکتا۔ وہ اپنا معبود اور مشکل کشا جھوٹ کی نجاست ہی کو سمجھتے ہیں۔ اس لئے اللہ تعالیٰ نے (کلام الٰہی) میں جھوٹ کو بتوں کی نجاست کے ساتھ وابستہ کرکے بیان فرمایا ہے"

اگر سچ سے انسان سمجھے کہ گزارا نہیں ہوسکتا تو یقیناً جیسا کہ پہلے کہا گیا ہے جھوٹ بھی اس کے کام نہیں آسکتا۔ اور جھوٹ بولنا نہ صرف یہ کہ دنیاداری میں اس کے لئے مضر ثابت ہوسکتا ہے اس کی ساکھ کو بھی نقصان پہنچاسکتا ہے۔ اس کے کاروبار کو تباہ و برباد کرسکتا ہے بلکہ ہمیں یہ بھی معلوم ہونا چاہئے کہ اللہ تعالیٰ بھی ایسے شخص کی ہرگز مدد نہیں کرتا جو جھوٹ سے کام لیتا ہے۔ جھوٹ سے کام لینے کا اصل مقصد یہ ہے کہ وہ خدا پر بھروسہ ہی نہیں کرتا۔ اور خدا کو قادر نہیں مانتا وہ سمجھتا ہے کہ میں اپنی تدبیر سے کامیاب ہوجاؤں گا۔ اس میں اللہ تعالیٰ کا ہاتھ نہیں ہوگا۔ حالانکہ کوئی بات دنیا میں ایسی نہیں جس کے متعلق کہا جاسکے کہ اللہ تعالیٰ کا اس میں ہاتھ نہیں ہے۔ اللہ تعالیٰ اپنی قدرت نہیں دکھاتا۔ اللہ تعالیٰ جو کرنا چاہتا ہے کر نہیں سکتا۔ یہ بات درست نہیں ہے۔ ہمیں اللہ تعالیٰ کو قادر ماننا چاہئے۔ اور اللہ تعالیٰ پر ہی بھروسہ کرنا چاہئے۔ اور اسی کے فضل کے امیدوار ہوکر سچ سے کام لینا چاہئے۔ اگر ہم ایسا کریں تو یقیناً اللہ تعالیٰ بھی خوش ہوگا اور ہمیں اپنے کام میں کامیابی بھی حاصل ہوگی۔ اور وہ کامیابی ہماری نیک نیتی کی وجہ سے ہمارے لئے نیک نام پیدا کرے گی اور ہمیں جیسا کہ حضرت صاحب نے فرمایا ہے مطہر بنائے گی۔ جھوٹ سے کبھی انسان پاکیزہ نہیں ہوسکتا۔ اور پاکیزہ ہونے کے لئے جس سچ کی ضرورت ہے وہ ہماری زندگی کے ہر شعبے سے نمودار ہونا چاہئے۔ ہمیں اللہ تعالیٰ پر بھروسہ کرتے ہوئے حالات کیسے بھی ہوں سچ بولنا چاہئے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس بات کی توفیق عطا فرمائے۔ ہمیں سچ بول کر اپنے ہر کام کو کامیاب بنانے کی توفیق دے اے خدا تو ایسا ہی کر۔

اسی سلسلے میں حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کا ایک اور ارشاد بھی ملاحظہ فرمائیں۔ فرماتے ہیں۔

"کذب کے اختیار کرنے سے انسان کا دل تاریک ہوجاتا ہے اور اندر ہی اندر اسے ایک دیمک لگ جاتی ہے۔ ایک جھوٹ کے لئے اسے بہت سے جھوٹ تراشنے پڑتے ہیں کیونکہ اس جھوٹ کو سچائی کا رنگ دینا ہوتا ہے۔ اسی طرح اندر ہی اندر اس کے اخلاق اور روحانی قویٰ زائل ہوجاتے ہیں اور پھر اسے یہاں تک جرات اور دلیری ہوجاتی ہے۔ کہ خدا تعالیٰ پر بھی افترا کرلیتا ہے اور خدا تعالیٰ کے مرسلوں اور ماموروں کی تکذیب بھی کردیتا ہے"

احمدیت کی جان ہے شوریٰ
اور جماعت کا مان ہے شوریٰ
رحمتِ ایزدی ہے اس کی اساس
سچ ہے تقویٰ کی کان ہے شوریٰ

ابوالاقبال

## اُٹھ باغ میں تازہ کار ہو جا

یوں وقفِ تلاشِ یار ہو جا
اک پیکرِ اضطرار ہو جا

ہے زندہ لہو تری رگوں میں
اٹھ باغ میں تازہ کار ہو جا

طوفاں میں نہیں حباب بنتے
گرداب سے ہمکنار ہو جا

دامن سے کسی طرح الجھ جا
گل ہو نہ سکے تو خار ہو جا

ہے بادِ صبا تو ہو خراماں
بلبل ہے تو نغمہ بار ہو جا

دریا ہو نصیب موج بن جا
گلخن جو ملے شرار ہو جا

کیا ڈھونڈتا ہے چمن چمن میں
تنویرؔ تو خود بہار ہو جا

روشن دین تنویرؔ

روزنامہ الفضل 8-اگست 1959ء

توبہ کے درخت بولو تاتم اس کے پھل کھاؤ۔ توبہ کا درخت بھی بالکل ایک باغ کے درخت کی مانند ہے جو حفاظتیں اور خدمات اس باغ کے لئے جسمانی طور سے ہیں وہی اس توبہ کے درخت کے واسطے روحانی طور پر ہیں۔ پس اگر توبہ کے درخت کا پھل کھانا چاہو تو اس کے متعلق قوانین اور شرائط کو پورا کرو ورنہ بے فائدہ ہوگا۔

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

آؤ پھر اب کے طوفان سے ٹکرائیں ہم لوگ
اپنے انفاس سے دنیا کو جگائیں ہم لوگ
ظلمتِ دہر کو انوار سے روشن کر دیں
آؤ پھر شمع محبت کی جلائیں ہم لوگ

پرویز پروازی

خلافت لائبریری ربوہ



Digitized by Khilafat Library Rabwah

# فارسی منظوم کلام

آں جوانمرد و حبیبِ کرد گار
جوہر خود کرد آخر آشکار

اس جوانمرد اور خدا کے پیارے نے آخر کار اپنا جوہر ظاہر کر دیا

نقد جاں از بہرِ جاناں باختہ
دل ازیں فانی سرا پرداختہ

معشوق کے لئے نقد جان لٹادیا اور اس فانی گھر سے دل کو ہٹالیا

پُرخطر ہست ایں بیابانِ حیات
صد ہزاراں اژدہائیش در جہات

یہ زندگی کا میدان نہایت پُرخطر ہے اس میں ہر طرف لاکھوں اژدھے موجود ہیں۔

صد ہزاراں آتشے تا آسماں
صد ہزاراں سیل خونخوار و دماں

لاکھوں شعلے آسمان تک بلند ہیں اور لاکھوں خونخوار اور تیز سیلاب آرہے ہیں۔

صد ہزاراں فرسخے تا کوئے یار
دشت پُر خار و بلائیش صد ہزار

کوچہ یار میں لاکھوں کوس تک کانٹوں کے جنگل ہیں اور ان میں لاکھوں بلائیں موجود ہیں۔

بنگر ایں شوخی ازاں شیخ عجم
ایں بیاباں کرد طے از یک قدم

اس شیخ عجم کی یہ شوخی دیکھ۔ کہ اس نے بیابان کو ایک ہی قدم میں طے کرلیا۔

ایں چنیں باید خدا را بندۂ
سر بپائے دلدار خود افگندۂ!

خدا کا بندہ ایسا ہی ہونا چاہئے جو دلبر کی خاطر اپنا سر جھکادے۔

حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کی اس نظم سے یہ اشعار لئے گئے ہیں جو آپ نے حضرت صاحبزادہ عبداللطیف کی اللہ کی راہ میں جان کی قربانی کے بعد تحریر فرمائی تھی۔ اس میں آپ نے فرمایا ہے کہ اس جان دینے والے نے یعنی حضرت صاحبزادہ عبداللطیف صاحب نے اپنے اخلاق کا جوہر دکھا کر خدا تعالیٰ پر اپنی جان قربان کردی۔ اس دنیا سے جو حقیقتاً ایک فانی گھر ہے منہ موڑ کر خدا تعالیٰ کی طرف اپنے سفر کا رخ کرلیا ہے۔ جہاں تک اس دنیا کا تعلق ہے اس میں تو مصائب در مصائب اور خطرے ہی خطرے ہیں۔ اس میں شعلے ہیں جو آسمان تک بلند ہوتے ہیں۔ اور ہر طرف ان کا سیلاب آرہا ہے۔ یہ ایک وسیع و عریض علاقہ کانٹوں کے جنگل کی طرح ہے۔ اور اس میں بلائیں ہی بلائیں موجود ہیں۔ لیکن اس شخص کی طرف دیکھئے یعنی حضرت صاحبزادہ عبداللطیف صاحب جنہوں نے اس سارے جنگل کو صرف ایک قدم سے طے کرلیا۔ حقیقت یہ ہے کہ انسان کو ایسا ہی خدا تعالیٰ کا بندہ ہونا چاہئے کہ وہ بغیر کسی لیت و لعل کے اپنا سر اس کے آگے جھکادے۔ اور اس پر اپنی جان قربان کرنے کے لئے تیار رہے۔ ہر وہ شخص جو ایسا کرتا ہے وہ درحقیقت اس دنیا کے مصائب اس کے آفات اور اس کے سیلابوں سے محفوظ ہو جاتا ہے۔ جیسا کہ صاحبزادہ صاحب محفوظ ہو گئے۔

اللہ تعالیٰ ہم سب کو اس بات کی توفیق عطا فرمائے کہ ہم اپنے آپ کو خدا تعالیٰ کی راہ میں قربان کرنے کے لئے ہروقت تیار رہیں۔ اے خدا تو ایسا ہی کر۔

# ارشادات حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

یہ بات بغیر کسی بحث کے قبول کرنے کے لائق ہے کہ وہ سچا اور کامل خدا جس پر ایمان لانا ہر ایک بندہ کا فرض ہے۔ وہ رب العالمین ہے۔ اور اس کی ربوبیت کسی خاص قوم تک محدود نہیں۔ اور نہ کسی خاص زمانے تک اور نہ کسی خاص ملک تک۔ بلکہ وہ سب قوموں کا رب ہے اور تمام زمانوں کا رب۔ اور تمام مکانوں کا رب۔ اور تمام ملکوں کا وہی رب ہے۔ اور تمام فیضوں کا وہی سرچشمہ ہے اور ہر ایک جسمانی اور روحانی طاقت اسی سے ہے اور اسی سے تمام موجودات پرورش پاتی ہے۔ اور ہر ایک وجود کا وہی سہارا ہے۔

خدا کا فیض عام ہے جو تمام قوموں اور تمام ملکوں اور تمام زمانوں پر محیط ہو رہا ہے۔ یہ اس لئے ہوا کہ تا کسی قوم کو شکایت کرنے کا موقعہ نہ ملے اور یہ نہ کہیں کہ خدا نے فلاں فلاں قوم پر احسان کیا مگر ہم پر نہ کیا یا فلاں قوم کو اس کی طرف سے کتاب ملی۔ تا وہ اس سے ہدایت پاویں مگر ہم کو نہ ملی۔ یا فلاں زمانہ میں وہ اپنی وحی اور الہام اور معجزات کے ساتھ ظاہر ہوا۔ مگر ہمارے زمانہ میں مخفی رہا۔ پس اس نے عام فیض دکھلا کر ان تمام اعتراضات کو رفع کر دیا۔ اور اپنے ایسے وسیع اخلاق دکھلائے کہ کسی قوم کو اپنے جسمانی اور روحانی فیضوں سے محروم نہیں رکھا۔ اور نہ کسی زمانے کو بے نصیب ٹھہرایا۔

---

یاد رہے کہ بندہ تو حسن معاملہ دکھلا کر اپنے صدق سے بھری ہوئی محبت ظاہر کرتا ہے مگر خدا تعالیٰ اس کے مقابلہ پر حد ہی کر دیتا ہے۔ اس کی تیز رفتار کے مقابل پر برق کی طرح اس کی طرف دوڑتا چلا آتا ہے اور زمین اور آسمان سے اس کے لئے نشان ظاہر کرتا ہے اور اس کے دوستوں کا دوست اور اس کے دشمنوں کا دشمن بن جاتا ہے۔ اور اگر پچاس کروڑ انسان بھی اس کی مخالفت پر کھڑا ہو تو ان کو ایسا ذلیل اور بے دست وپا کر دیتا ہے جیسا کہ ایک مرا ہوا کیڑا۔ اور محض ایک شخص کی خاطر کے لئے ایک دنیا کو ہلاک کر دیتا ہے۔ اور اپنی زمین و آسمان کو اس کے خادم بنا دیتا ہے اور اس کی کلام میں برکت ڈال دیتا ہے اور اس کی تمام درودیوار پر نور کی بارش کرتا ہے اور اس کی پوشاک میں اور اس کی خوراک میں اور اس مٹی میں بھی جس پر اس کا قدم پڑتا ہے ایک برکت رکھ دیتا ہے اور اس کو نامراد ہلاک نہیں کرتا۔ اور ہر ایک اعتراض جو اس پر ہو اس کا آپ جواب دیتا ہے۔ وہ اس کی آنکھیں ہو جاتا ہے جن سے وہ دیکھتا ہے۔ اور اس کے کان ہو جاتا ہے جن سے وہ سنتا ہے۔ اور اس کی زبان ہو جاتا ہے جس سے بولتا ہے اور اس کے پاؤں ہو جاتا ہے جن سے چلتا ہے اور اس کے ہاتھ ہو جاتا ہے جن سے وہ دشمنوں پر حملہ کرتا ہے۔ وہ اس کے دشمنوں کے مقابلہ پر آپ نکلتا ہے اور شریروں پر جو اس کو دکھ دیتے ہیں آپ تلوار کھینچتا ہے۔ اور ہر میدان میں اس کو فتح دیتا ہے اور اپنی قضا و قدر کے پوشیدہ راز اس کو بتلاتا ہے۔ غرض پہلا خریدار اس کے روحانی حسن و جمال کا جو حسن معاملہ اور محبت ذاتیہ کے بعد پیدا ہوتا ہے۔ خدا ہی ہے۔ پس کیا ہی بدقسمت وہ لوگ ہیں جو ایسا زمانہ پاویں اور ایسا سورج ان پر طلوع کرے اور وہ تاریکی میں بیٹھے رہیں۔

---

ارشادات حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی

# علمی مسائل

یہاں جو لفظ مجمع البحرین آیا ہے۔ یہ بھی اس پر روشنی ڈالتا ہے کہ یہ کشفی واقعہ ہے۔ کیونکہ مجمع البحرین کسی معروف جگہ کا نام نہیں اور سوائے اس کے کہ اس کے معنے دو سمندروں کے ملنے کی جگہ کے لئے جائیں اور کوئی معنے ظاہر میں نہیں کئے جاسکتے۔ اور موسیٰؑ کی ہجرت کے بعد کی رہائش میں قریب ترین علاقے جہاں دو سمندر ملتے تھے۔ یہ تین تھے۔ باب المندب جہاں بحیرہ احمر اور بحرالہند ملتے ہیں۔ درہ دانیال جہاں بحیرہ روم اور بحیرہ مارمورہ ملتے ہیں یا پھر البحرین جہاں خلیج فارس کا سمندر بحرالہند سے ملتا ہے۔ یہ تینوں علاقے تقریباً ہزار ہزار میل دوران کے وطن سے تھے۔ اور اس زمانہ کے حالات کو مدنظر رکھ کر کوئی سال بھر کا سفر بنتا تھا۔ لیکن چونکہ کشف سے معلوم ہوتا ہے کہ سمندر کے کنارے کنارے آپ سفر کر رہے تھے۔ درہ دانیال کا درہ ہی ظاہری سمندر بنتا ہے۔ کیونکہ تینوں جگہوں میں سے صرف وہی جگہ ہے جس تک موسیٰؑ کی جائے رہائش ہے۔ سمندر کے کنارے کنارے راستہ جاتا ہے مگر یہی وہ راستہ ہے جس میں کنعان پڑتا ہے اور جس کے متعلق بائبل شاہد ہے کہ موسیٰؑ اپنی زندگی میں وہاں نہیں جاسکے۔ پس یہ واقعہ بھی اس امر کا ثبوت ہے کہ یہ ایک کشف تھا۔ اور مجمع البحرین کسی جگہ کا نام نہیں بلکہ ایک تعبیر طلب نام ہے۔ چنانچہ تعطیر الانام میں لکھا ہے۔ سمندر سے مراد زبردست بادشاہ جو عادل ہو۔

باقی صفحہ 7 پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ابن العطاء

# میرا کالم

گھروں میں چوہوں کو دیکھ کر گھن آتی ہے اور کوشش یہ کی جاتی ہے کہ انہیں ختم کر دیا جائے۔ کبھی کہیں گولیاں رکھی جاتی ہیں کہیں چوہے دان۔ اور اگر یہ دونو چیزیں میسر نہ ہوں تو بوری رکھ کر اس میں چوہوں کو پکڑنے کی کوشش کی جاتی ہے۔ اور اس طرح گھروں کے چوہوں کو ہلاک کرنا ضروری سمجھا جاتا ہے۔ کہتے ہیں کہ ان سے بیماریاں بھی پھیلتی ہیں لیکن یہ بات ہے ان علاقوں کی جہاں ہم رہائش پذیر ہیں کیونکہ مغربی افریقہ میں ہم نے دیکھا کہ بڑے بڑے جنگلی چوہے کھائے جاتے ہیں وہ خاصے بڑے ہوتے ہیں۔ یوں سمجھ لیجئے ہمارے بڑے سے بڑے چوہے کی نسبت دس بیس گنا بڑے ہوں گے۔ آپ گاؤں میں جائیں تو گاؤں کی مارکیٹ میں آپ کو یہ چوہے روسٹ کئے ہوئے رسیوں پر لٹکائے ہوئے ملیں گے۔ جنہیں وہ لوگ خرید کر کھاتے ہیں۔ لیکن کچھ لوگ ایسے ہیں جو ان چوہوں کو ہاتھ میں پکڑتے ہیں۔ ان پر تجربات کرتے ہیں۔ ان کی چیر پھاڑ کر کے خوش ہوتے ہیں یہ لوگ ہیں سائنس دان۔ جیسا کہ ہم سب جانتے ہیں انسانی زندگی کی بقاء اور اس کی صحت کے لئے ایک لمبے عرصے سے چوہوں پر بڑے تجربات کئے جا رہے ہیں۔ جیسے گنی پگ پر بھی۔

اب بات سنئے چرنوبل کی۔ آپ کو یاد ہو گا کہ 1986ء میں چرنوبل کا حادثہ ہوا تھا بہت بڑا خطرناک حادثہ۔ اور وہاں سے تابکاری شعاعوں نے خارج ہو کر بہت سے لوگوں کو موت کے گھاٹ اتار دیا تھا۔ اور اس سے بھی زیادہ لوگوں کو معذور بنا دیا تھا۔ جہاں سے یہ شعائیں خارج ہوئی تھیں اس جگہ کو بند کرنے کے لئے ہیلی کوپٹر استعمال کرنے پڑے تھے۔ ہیلی کاپٹروں کے ذریعے سیمنٹ یا دوسری چیزیں گرائی گئی تھیں تاکہ اس جگہ کو ڈھانپ دیا جائے۔ اگرچہ ڈھانپتے ہوئے بھی اس بات کا خدشہ تھا کہ سالہا سال تک یا سالہا سال کے بعد یہاں سے شعائیں خارج ہونا شروع ہو جائیں گی۔ لیکن بہرحال ڈھانپ دیا گیا اور ایک حد تک اطمینان کر لیا گیا کہ اب یہ جگہ محفوظ ہو گئی ہے۔ محفوظ ہو گئی ہے کا مطلب یہ ہے کہ وہاں سے اب تابکاری شعائیں نہیں نکلیں گی۔ جو نکل چکی تھیں جیسا کہ پہلے کہا گیا ہے ان کے نتیجہ میں ہزاروں آدمی ہلاک ہو گئے اور اس سے بھی زیادہ معذور ہو گئے۔ اب اس حادثہ کو دس سال گزر چکے ہیں۔ اس وقت کہا یہ جاتا تھا۔ کہ اس علاقے میں حیاتیات اور نباتات دونوں زندہ نہیں رہ سکیں گے۔ یہاں کی سرسبزی اور شادابی واپس نہیں آسکے گی۔ گویا کہ یہ علاقہ کلیۃً اور ہمیشہ کے لئے بنجر ہو گیا۔ اب جارجیا کے ایک سائنس دان نے اس علاقے کے رہنے والے چوہوں پر تجربات کئے ہیں۔ اور ان کا کہنا ہے کہ جن خدشات کا اظہار کیا گیا تھا۔ وہ درست ثابت نہیں ہوئے۔ اگرچہ جگہ تو خطرناک ہی ہے۔ وہاں پر اب بھی انسان آسانی سے رہ نہیں سکتے۔ اس سے متاثر ہوتے ہیں۔ لیکن چوہوں کے متعلق دیکھا گیا ہے کہ وہ اتنے زیادہ متاثر نہیں ہوئے جتنا ان کے متعلق خیال تھا کہ وہ متاثر ہوں گے۔ اب ان کے بعض خلیوں کا تجزیہ کر کے یہ معلوم کیا جا رہا ہے کہ یہ چوہے اگرچہ توانائی تو آسانی سے حاصل نہیں کر سکتے لیکن اپنے آپ کو اس ماحول میں ڈھال رہے ہیں اور اپنی نسل بھی بڑھا رہے ہیں خیال کیا جاتا ہے کہ ان چوہوں پر اتنا اثر نہیں ہوا جتنا اثر ہونے کا خدشہ تھا۔ تجربات کے دوران ان چوہوں کو دوسرے چوہوں سے الگ رکھا جائے گا تاکہ تجربات سے یہ معلوم کیا جائے کہ خاص طور پر تابکاری کا اثر کس حد تک ہوا ہے اور کب تک ہوتا رہے گا۔

---

## آپ کا خط ملا

○ مکرم اسد اللہ خان کوئٹہ سے لکھتے ہیں۔

امید ہے آپ بفضل خدا تعالیٰ بخیر و عافیت ہوں گے۔ خاکسار کے چھوٹے بھائی عزیزم میجر جنرل (ریٹائرڈ) ڈاکٹر نسیم احمد صاحب کے متعلق دعا کا ایک اعلان بغرض اشاعت ارسال خدمت ہے۔

پشاور میں مورخہ 12 مارچ 1996ء کو بین الاقوامی ماہرین امراض چشم کے ڈاکٹروں کی کانفرنس منعقد ہوئی جس میں پاکستان کے علاوہ بیرونی ممالک کے ڈاکٹروں نے بھی شرکت کی۔ اس کانفرنس میں نمایاں قابلیت رکھنے والے ڈاکٹر کو صدر پاکستان کی طرف سے ایوارڈ اور گولڈ میڈل دیا جاتا ہے جو کہ خدا کے فضل سے میجر جنرل (ریٹائرڈ) ڈاکٹر نسیم احمد صاحب راولپنڈی کو ان کی نمایاں قابلیت اور خدمات پر دیا گیا یہ ایوارڈ اور گولڈ میڈل جو کہ ڈاکٹر رمضان علی سید گولڈ میڈل کہلاتا ہے سال میں صرف ایک ماہر امراض چشم کو دیا جاتا ہے۔

اللہ تعالیٰ ڈاکٹر نسیم احمد صاحب کو یہ اعزاز ہر لحاظ سے بابرکت کرے اور ان کی قابلیت میں مزید اضافہ کرتے ہوئے زیادہ سے زیادہ خدمت کرنے کا موقعہ عطا فرمائے۔ آمین۔

---

○ مکرم عبدالسمیع نون صاحب ایڈووکیٹ سرگودھا سے لکھتے ہیں۔

مورخہ 25 مارچ 96ء کا الفضل باصرہ نواز

باقی صفحہ 7 پر

ملک جمیل الرحمان رفیق

# مولانا ابوالمنیر نورالحق صاحب

مولانا ابوالمنیر صاحب نورالحق' سلسلہ کے جید عالم اپنی بھرپور زندگی کی 78 بہاریں دیکھنے کے بعد اس عالم فانی سے عالم معاد کی جانب رحلت فرما گئے۔ یہ سانحہ دسمبر 95ء کو پیش آیا' آپ کی پیدائش بھی دسمبر ہی میں ہوئی تھی۔

آپ میں انتظامی صلاحیت خدا کے فضل سے نمایاں تھی' اسی بنا پر آئمہ جماعت کی طرف سے آپ کو کئی اہم کام تفویض کئے جاتے رہے' جن کو آپ اپنے رنگ میں بااحسن طور پورے اخلاص' جذبے اور عرقریزی سے انجام دیتے۔ اپنے قائدانہ مزاج کے مطابق بسا اوقات گرجدار آواز سے بھی مثبت رنگ میں کام لے لیا کرتے۔ آواز کی یہ گرج آخری ایام تک قائم رہی۔

خاکسار کا سب سے پہلا تعارف مولانا صاحب سے اس زمانے میں ہوا جب آپ خدام الاحمدیہ ربوہ کے قائد مقامی یا مہتمم مقامی تھے۔ یہ ان کی زبردست جدوجہد کا زمانہ تھا جو آج تک ان احباب کو یاد ہے جو ان ایام میں عنفوان شباب میں تھے۔

جن دنوں آپ کلام الٰہی کی .... صغیر کے کام میں حضرت امام ثانی کی ہدایت کے مطابق مصروف تھے' آپ نے ایک یا دو پاروں کا اردو ترجمہ صاف خط میں لکھنے کا کام میرے سپرد کیا۔ خاکسار نے بخوشی یہ کام سرانجام دیا۔ ایک آیت کے شروع میں خاکسار نے سٹائل بناتے ہوئے الف بہت لمبا سا ڈالدیا' باقی عبارت عام سائز کی ہی لکھی۔ جب یہ مسودہ حضرت صاحب کے سامنے پیش ہوا تو حضرت صاحب نے اس لمبے سے الف کو دیکھ کر فرمایا یہ الف ڈالا ہے یا پورا ڈنڈا لا کر رکھ دیا ہے۔ مولانا اس تبصرہ سے بہت محظوظ ہوئے اور خاکسار کو آکر یہ بات بتائی' اور خوب ہنسے۔

خاکسار بی ایس سی پاس کرنے کے بعد جب جامعہ میں داخل ہوا' تو مولانا صاحب خاکسار کو کلام الٰہی ناظرہ پڑھانے پر مقرر ہوئے۔ لیکن پہلے ہی دن کچھ حصہ سننے کے بعد انہوں نے فیصلہ دے دیا کہ "آپ کو ناظرہ آتا ہے' مزید پڑھانے کی ضرورت نہیں" اس طرح اگرچہ آپ سے خاکسار کو اکتساب کرنے کا موقع تو نہ ملا' مگر دس پندرہ منٹ شاگردی اختیار کرنے کا موقع مل گیا۔ اسی بنا پر آپ خاکسار کا شمار اپنے شاگردوں میں کیا کرتے تھے۔

آپ کلام الٰہی کی ترجمہ کمیٹی کے فعال ممبر تھے۔ اپنی رائے اپنے خاص انداز میں بلند آواز میں بیان فرماتے۔ اپنے فرض کو ہمیشہ فرض سمجھ کر بااحسن طور ادا کرنے میں کوشاں رہتے۔ مرض الموت میں بھی جب آپ ہسپتال میں داخل تھے بار بار تقاضا کرتے کہ ترجمہ کمیٹی کا کام انہیں ہسپتال میں لا کر دیا جائے تاکہ ثواب حاصل کر سکیں۔

آپ میں یہ صفت بدرجہ اتم پائی جاتی تھی کہ اللہ تعالیٰ کے احسانات کا بہت تذکرہ کرتے رہتے۔ حتیٰ کہ جب خاکسار ان کے پاس ہسپتال میں عیادت کے لئے حاضر ہوا تو اپنے حالات بچپن کے' اور جوانی کے اور جوانی کے بعد کے' بڑی تفصیل سے بیان کرنے شروع کئے اور بار بار خدا کا شکر ادا کرتے کہ کسی طرح ہر دور میں اس نے اپنے افضال نازل فرمائے۔ ساتھ ساتھ حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کے آئمہ کا بھی تذکرہ کرتے کہ کیا کیا کرم ان کی طرف سے مولانا پر ہوئے۔ یہ گفتگو اس قدر طویل ہو گئی کہ ان کے بیٹے عزیزم منیر الحق صاحب کو تشویش ہوئی کہ اس کا صحت پر خراب اثر پڑے گا۔ انہوں نے مولانا صاحب سے عرض کی کہ ڈاکٹروں نے زیادہ گفتگو سے منع کیا ہے لہٰذا آپ زیادہ گفتگو نہ کریں۔ مگر آپ نے زوردار آواز میں فرمایا کہ ڈاکٹروں کو منع کرنے دو۔ آج مجھے ان سے باتیں کر لینے دو۔ گھنٹے سے اوپر جب وقت ہو گیا تو عرض کیا کہ اب عبادت کا وقت ہو گیا ہے۔ اس پر جانے کی رخصت دی۔ یہ خاکسار کی ان سے آخری ملاقات تھی جو قریباً سوا گھنٹہ جاری رہی۔

آپ کی وفات پر حضرت صاحب نے اپنے خطبہ فرمودہ 5 جنوری 96ء میں جن الفاظ میں آپ کا ذکر خیر کیا ہے وہ آپ کی خوش بختی کی علامت ہے اور آپ کی اولاد کے لئے باعث افتخار۔ اللہ تعالیٰ مولانا صاحب کو اپنی ردائے غفران میں پوری طرح ڈھانپے اور ان کے پسماندگان کا حامی و ناصر ہو آپ نے اپنے پیچھے بیوہ کے علاوہ چھ بیٹے اور تین بیٹیاں یادگار چھوڑی ہیں۔

---

حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی (ہماری دلی دعائیں آپ کے لئے) فرماتے ہیں۔

خدام الاحمدیہ کے قیام کی غرض یہ ہے کہ دینی اور تمدنی کاموں میں حصہ لینے کی تحریک بجائے اس کے کہ بڑی عمر کے لوگ انہیں کریں ان کے ہم عمر ہی انہیں ان کاموں میں حصہ لینے کی ترغیب دے دیا کریں اگر بڑی عمر کے لوگ یہ کہیں کہ (عبادت) کرو تو ممکن ہے کہ وہ اس پر کسی قدر برا منائیں لیکن اگر ہم عمر کہیں گے (عبادت) کرو تو وہ اس تحریک کو جلد قبول کرنے کے لئے تیار ہوں گے اور وہ چونکہ آپس میں لڑ جھگڑ بھی لیتے ہیں اس لئے ان میں افسردگی اور مردنی پیدا نہیں ہو سکتی۔ غرض خدام الاحمدیہ کے قیام کی غرض یہ ہے کہ نئی پود دینی رنگ میں رنگین ہو جائے اور وہ ایک دوسرے سے مل کر تعلیم و تربیت کا انتظام کرنے والی ہو۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

یاد رفتگان

# مکرم کریم بخش صاحب آف کوئٹہ

محترم شیخ کریم بخش صاحب کے فرزند ارجمند مکرم شیخ محمد شریف صاحب نے 29- ستمبر 1959ء کو الفضل میں ایک مضمون تحریر کیا جس میں اپنے والد محترم کے مختصر حالات زندگی پیش کئے- آپ نے لکھا-

شیخ صاحب کو اللہ تعالیٰ نے ایک صحیح عملی زندگی بخشی تھی- اگر تمام واقعات قلمبند کئے جائیں تو اخبار کے صفحات اس کے متحمل نہیں ہو سکیں گے-

آپ کا آبائی وطن پنڈ دادن خان ضلع جہلم ہے- آپ چندر بنسی خاندان سے تعلق رکھتے تھے آپ کا ہندو خاندان آپ کے دادا جان کے اسلام قبول کرنے سے مشرف بہ اسلام ہوا- آپ کا خاندانی پیشہ حکمت تھا اور آپ کے والد شیخ اللہ دتہ صاحب اپنے وقت کے نہایت اعلیٰ درجہ کے مانے ہوئے حکیم تھے- ابھی شیخ صاحب کی عمر اٹھارہ سال ہی کی ہو گی کہ آپ کے والد محترم شیخ اللہ دتا صاحب انتقال فرما گئے اور کچھ عرصہ بعد آپ کے بڑے بھائی شیخ نبی بخش صاحب بھی جو گورنمنٹ کنٹریکٹر تھے افریقہ میں انتقال فرما گئے- اسی طرح تقریباً بیس سال کی عمر میں تمام خاندان کا بوجھ آپ پر آ پڑا- لہٰذا آپ نے ریلوے میں ملازمت اختیار کر لی چونکہ آپ نہایت محنتی اور جفاکش انسان تھے لہٰذا تھوڑے ہی عرصہ میں ہیڈ کلرک بنا دئے گئے- لیکن آپ کو جو تنخواہ ماہوار ملتی تھی وہ اس قابل نہ تھی کہ آپ اپنے والد محترم کی طرح فیاضی سے مہمان نوازی اور غربا کی خدمت اور یتیموں اور بیواؤں کی خدمت کر سکیں لہٰذا آپ نے باوجود دوستوں کے منع کرنے کے ملازمت ترک کر دی اور تجارت شروع کر دی-

آپ چونکہ نوجوانی میں ہی پابند عبادات تھے اور خدا تعالیٰ کا خوف رکھتے تھے اور دین حق سے رغبت اور دلچسپی رکھتے تھے آپ کہا کرتے تھے کہ میں ہمیشہ اس جستجو میں رہتا ہوں کہ کوئی انہیں بیت الحمد میں (کلام الٰہی) خوش الحانی سے سنائے- ایک روز ایک دوست نے حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کا ذکر کیا چنانچہ کچھ تھوڑی سی گفتگو کے بعد آپ نے احمدیہ جماعت میں شمولیت اختیار کر لی-

آپ نے بیعت تو کر لی لیکن کندیاں میں چونکہ آپ اکیلے احمدی تھے لہٰذا آپ کو احمدیت سے پوری واقفیت نہ تھی- آپ فرماتے ہیں کہ تجارت کے سلسلے میں جب 1922ء میں کوئٹہ گیا تو وہاں احمدی دوستوں کی تلاش شروع کی آخر معلوم ہوا کہ ایک کچا سا مکان ہے جو کہ بیت احمدیہ کے نام سے موسوم ہے- لہٰذا میں روزانہ وہاں جانے لگا اور شام کی عبادات وہاں ادا کرنے لگا- وہاں جس قسم کی باتیں لوگ کرتے تھے میں ان سے نابلد تھا اور حیران تھا کہ الٰہی کیا ماجرا ہے- یہ لوگ آپس میں باتیں کیا کرتے جن سے معلوم ہوتا کہ اللہ تعالیٰ ان میں ہے- ہر ایک کی مدد فرماتا ہے- اور لوگ جب اپنی تکلیف خدا تعالیٰ کے سامنے رکھتے ہیں تو خدا تعالیٰ نہ صرف انہیں تسلی دیتا ہے بلکہ ان کی مدد فرماتا ہے- یہ دوست اکثر اپنی خوابیں بیان کرتے- اور پھر اس کی تعبیر کرتے- میں حیران ہوتا کہ یہ کیا معاملہ ہے کہ خدا تعالیٰ ان کی کس طرح سنتا ہے- میں نے بھی دعائیں کرنا شروع کر دیں کہ اے خدا میری بھی مدد فرما- اور مجھے ان جیسا کر دے-

انہی ایام میں مجھے ایک روز رائل ایر فورس کی طرف سے جو کہ انگریزوں کی ہوائی جہازوں کی چھاؤنی تھی اور جس کا میں ٹھیکیدار تھا- ایک نوٹس ملا کہ آپ ایک ماہ کے اندر اندر جگہ خالی کر دیں- اور آپ کی جگہ دوسرے ٹھیکیدار کو دے دی گئی ہے- مکرم شیخ محمد شریف صاحب کہتے ہیں کہ اباجی فرماتے کہ میں حیران ہوا کہ میں بے قصور ہوں اور یہ نوٹس بغیر کسی وجہ کے مل رہا ہے- دوستوں سے اس بات کا ذکر کیا- اور نہ صرف خود بلکہ دوستوں کو بھی دعا کے لئے کہتا رہا- لیکن نہ کوئی خواب آئی نہ کوئی اشارہ ہوا-

نوٹس ملے پندرہ یوم گزرے کہ خواب آیا کہ ایک سیب کا درخت ہے اور اس میں ایک بہت بڑا سیب لگا ہوا ہے- اس سیب کے درخت کی طرف میں اور میرا حریف (جو کہ انگریز افسر تھا جو میری جگہ آنا چاہتا تھا) لپکے لیکن میں نے دوڑ کر سیب توڑ لیا اور میرا حریف منہ دیکھتا رہ گیا- میں نے دوستوں سے اس خواب کا ذکر کیا تو دوستوں نے تعبیر کی کہ شیخ صاحب آپ کا ٹھیکہ خدا تعالیٰ نے مستقل کر دیا ہے- اب دنیا کی کوئی طاقت آپ سے یہ ٹھیکہ چھین نہیں سکتی- لیکن اس خواب کے بعد ہوا یہ کہ ایک اور نوٹس ملا کہ اب تمہارے صرف پندرہ دن باقی رہ گئے ہیں لہٰذا اپنا سامان اٹھا کر دکان خالی کرنے کا جلد بندوبست کرو- میں حیران تھا کہ الٰہی کیا معاملہ ہے- دوست احباب یہ کہتے ہیں کہ خدا تعالیٰ نے آپ کو کامیابی کی تسلی دی ہے- لیکن دوسری طرف انگریزی افسر نوٹس پر نوٹس دے رہے ہیں کہ جگہ خالی کر دو میرے لئے ایک عجیب معمہ بن گیا- ابھی پانچ دن نوٹس کی تاریخ میں رہتے تھے کہ خدا تعالیٰ کی حکمت نے کام شروع کیا- اور ایک انگریز ماتحت افسر میرے پاس آیا اور اس نے کہا کہ مجھے پی- آر- آئی صاحب کا حکم ملا ہے کہ آپ کو ان کے پاس اسی وقت لے چلوں- شیخ محمد شریف صاحب کہتے ہیں کہ اباجی فرماتے کہ میں نے پی- آر- آئی- افسر جو کہ میرے خلاف تھا کی کوٹھی جانے سے معذوری ظاہر کی- لیکن ماتحت افسر نہ مانا لہٰذا میں اس کے ہمراہ پی- آر- آئی- کی کوٹھی (جس افسر کے نوٹس ملے تھے) سے ملنے کے لئے چلا گیا- کوٹھی پہنچا تو پی- آر- آئی انگریز افسر مع اپنی اہلیہ کے برآمدہ میں ٹہلتے ملے- جونہی میں اندر داخل ہوا صاحب کی بیوی نے چیخ زور سے ماری اور کوٹھی کے کمرے کی طرف بھاگ گئی اور زور سے کہنے لگی کہ یہی وہ شخص ہے- یہی وہ شخص ہے- شیخ صاحب فرماتے کہ میں سخت گھبرایا کہ الٰہی ماجرا کیا ہے- کہیں ان لوگوں نے مجھے پھنسانے کے لئے کوئی ترکیب تو نہیں کی- اور دوسری طرف انگریز افسر کا چہرہ سرخ ہو رہا تھا- میں حیران کھڑا تھا- اتنے میں انگریز افسر نے کہا کیا تم جادوگر ہو- میں نے کہا نہیں اس نے کہا کیا تم مسمریزم جانتے ہو- میں نے کہا ہرگز نہیں- نہ میں جادوگر ہوں نہ میں مسمریزم جانتا ہوں- ہم لوگ تو مذہبی لوگ ہیں- اور ہمارا خدا ان باتوں سے ہمیں منع فرماتا ہے اور نہ مجھے مسمریزم پر اعتماد اور اعتقاد ہے- انگریز افسر نے کہا کہ آپ کس مذہب سے تعلق رکھتے ہیں شیخ صاحب نے کہا میں احمدی ہوں- خدا تعالیٰ پر ہم لوگ بھروسہ رکھتے ہیں اور بوقت ضرورت اس سے ہی دعا کرتے ہیں اور وہی ہماری دعاؤں کو سنتا ہے ہم لوگ تو تمام دنیا کو خدا تعالیٰ کی طرف بلانے والے ہیں اور ہمارے مشن اس غرض کے لئے دنیا کے اکثر حصوں میں موجود ہیں- اور اسی طرح انگلستان میں بھی ہمارا مشن ہے- آپ یقین جانیں کہ ہمارا مسمریزم سے کوئی تعلق نہیں ہے-

انگریز افسر نے کہا کیا آپ کے پاس کوئی مذہبی لٹریچر انگریزی میں ہے- میں نے کہا کہ اگر آپ وقت دیں تو میں حاضر کر سکتا ہوں- کہنے لگے اچھا آپ شام تک مجھے اپنا مذہبی لٹریچر دے دیں- شیخ صاحب فرماتے ہیں کہ میں اپنی لائبریری میں گیا اور مجھے ٹیچنگ آف....... کی ایک کاپی مل گئی- جو کہ میں نے صاحب کو دے دی- اور صاحب نے کہا کہ میں اس کو پڑھوں گا- آپ صبح آئیں-

شیخ صاحب فرماتے کہ میری عجیب کیفیت تھی کہ یا الٰہی یہ کیا ماجرا ہے- اس کی بیوی مجھے دیکھ کر بھاگی کیوں اور کیوں کہتی رہی کہ یہ وہی شخص ہے اور خوف زدہ ہو کر بھاگنے کا سبب کیا ہے- میں رات بھر خدا تعالیٰ کے حضور دعائیں کرتا رہا- اور صبح صاحب کے پاس پھر پہنچا- اور صاحب نہایت خوش ہو کر ملا- اور ہاتھ ملا کر کہا شیخ صاحب میں نے جب آپ کو نوٹس دیا تو کیا آپ نے میرے لئے بددعا کی تھی- شیخ صاحب نے کہا کہ بددعا تو نہیں کی لیکن صاحب بہادر چونکہ آپ نے بلاوجہ تکلیف پہنچائی لہٰذا میں نے اپنے خدا سے اپنے لئے دعا ضرور کی- کہ میں حق پر ہوں اور آپ مجھے خواہ مخواہ تنگ کر رہے ہیں- لہٰذا اے خدا تو ہی فیصلہ فرما-

صاحب نے کہا کہ میں نے واقعی آپ کو بلاوجہ تکلیف دی تھی- اور اس کے نتیجہ میں میری بیوی کو تکلیف پہنچی- اور آج اسے آرام ہے- اس نے مسکراتے ہوئے کہا کہ تمہارا ٹھیکہ بحال رہے گا- لیکن اب میری بیوی کو خواب میں مت ڈرانا- آپ کو اسی لئے بلایا گیا تھا کہ اصل آدمی کا پتہ چلے- کیونکہ میری بیوی کہتی تھی کہ پگڑی والا جس کی داڑھی بھی لمبی ہے مجھے خواب میں ڈراتا ہے اور وہ سخت بے چین اور خوف زدہ تھی- لیکن اب اسے آرام ہے-

فرماتے تھے- خدا تعالیٰ کی اس حکمت کا حال معلوم کر کے میں نے رقت کے عالم میں وہیں رونا شروع کر دیا- اور اپنی دکان تک روتا چلا گیا- جب میں دکان پر پہنچا تو میرے آنسو جاری تھے- ملازم خوف زدہ ہوئے کہ شائد انگریز افسر نے بے عزتی کی ہو گی اور جگہ جلد خالی کرنے کو کہا ہو گا- لہٰذا تمام ملازمین بھی مجھے روتا دیکھ کر رونے لگے- لیکن جب میں نے ان کو منع کیا کہ میں تو اس وجہ سے روتا ہوں کہ خدا تعالیٰ نے مجھ حقیر بندے کو نوازا ہے اور عاجز کی دعاؤں کو سنا- اور میری تکلیف خود بخود رفع کرنے کے سامان مہیا فرمائے- جب یہ باتیں ملازمین اور دوسرے لوگوں نے سنیں تو حیرت کا اظہار کیا-

شیخ صاحب دوستوں کو ہمیشہ جماعتی لڑی میں منسلک رہنے کی تلقین کیا کرتے تھے- کیونکہ یہ مقام انہیں جماعتی نظام کی برکات سے ملا تھا- فرمایا کرتے تھے دیکھو مجھے دین حق کا کچھ پتہ نہ تھا- مجھے خدا تعالیٰ سے محبت جماعت کے دوستوں سے ملنے اور رابطہ قائم رکھنے سے ملی- لہٰذا جو احمدی ہو کر جماعتی نظام سے الگ رہتا ہے وہ ہمیشہ تشنہ ہی رہے گا-

---

حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ (ہماری دلی دعائیں آپ کے لئے) فرماتے ہیں-

تم لوگوں نے میرے ہاتھ پر بیعت کی ہے- اس پر بھروسہ نہ کر لینا- صرف اتنی ہی بات کافی نہیں- زبانی اقرار سے کچھ نہیں بنتا- جب تک عملی طور پر اس اقرار کی تصدیق نہ کر کے دکھلائی جاوے- یوں زبانی تو بہت سے خوشامدی لوگ بھی اقرار کر لیا کرتے ہیں مگر صادق وہی ہے جو عملی رنگ سے اس اقرار کا ثبوت دیتا ہے- خدا تعالیٰ کی نظر انسان کے دل پر پڑتی ہے- پس اب سے اقرار سچا کر لو- اور دل کو اس اقرار میں زبان کے ساتھ شریک کر لو- کہ جب تک قبر میں جاویں- ہر قسم کے گناہ سے، شرک وغیرہ سے بچیں گے-

غرض حق اللہ اور حق العباد میں کوئی کمی یا سستی نہیں کریں گے اس طرح سے خدا تعالیٰ تم کو ہر طرح کے عذابوں سے بچاوے گا- اور تمہاری نصرت ہر میدان میں کرے گا- ظلم کو ترک کرو- خیانت' حق تلفی' اپنا شیوہ نہ بناؤ- اور سب سے بڑا گناہ جو غفلت ہے اس سے اپنے آپ کو بچاؤ-

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah


بین المملکتی حالات - واقعات - شخصیات

# بنگلہ دیش میں نئے انتخابات

بنگلہ دیش کے صدر مسٹر عبدالرحمٰن بسواس نے ملک میں نئے عام انتخابات کرانے کے لئے غیر جانبدار نگران حکومت کے قیام کی تیاریاں شروع کر دی ہیں۔ انہوں نے مشیروں کے انتخاب کے لئے ریٹائرڈ چیف جسٹس مسٹر جسٹس محمد حبیب الرحمٰن اور سرکردہ اپوزیشن لیڈروں سے رابطہ قائم کرلیا ہے۔

اپوزیشن آج کل بیگم خالدہ ضیاء کی حکومت کے خلاف سول نافرمانی ہڑتالوں اور مظاہروں کی مہم چلا رہی ہے۔ اپوزیشن کا کہنا ہے کہ جب تک مسز خالدہ ضیاء باضابطہ طور پر مستعفی ہو کر اقتدار غیر جانبدار نگران حکومت کے حوالے نہیں کر دیتیں عدم تعاون کا سلسلہ جاری رہے گا۔

بنگلہ دیش کے صدر مسٹر عبدالرحمٰن بسواس نے بتایا ہے کہ ملک میں آئندہ سے تمام عام انتخابات غیر جانبدار نگران حکومت کے تحت کرانے کے لئے 15- فروری کے انتخابات میں منتخب ہونے والی پارلیمنٹ کے منظور کردہ آئینی بل کی توثیق کے بعد اس پارلیمنٹ کو توڑ دیا گیا ہے مسز خالدہ ضیاء نے پارلیمنٹ کو توڑنے کے لئے سفارش کی تھی۔ اس طرح سے اب اپوزیشن کا مطالبہ منظور کر لیا گیا ہے اور عام انتخابات عملاً کالعدم ہو گئے ہیں۔ خیال ہے کہ مئی میں نئے عام انتخابات منعقد کروائے جائیں گے۔ وزیراعظم مسز خالدہ ضیاء کے بارے میں خیال ہے کہ وہ ایک آدھ دن میں مستعفی ہو جائیں گی۔ ان کے استعفٰی کے پندرہ دن کے اندر اندر نئی نگران حکومت ہو گی جو عام انتخابات کا انعقاد کرائے گی۔ یہ انتخابات 90 دن کے اندر اندر ہوں گے۔

ooo

## مقبوضہ کشمیر میں عام انتخابات

بھارتی حکومت نے اپنے ملک کے عام انتخابات کے ساتھ ساتھ مقبوضہ کشمیر میں بھی انتخابات منعقد کرانے کا اعلان کیا ہے۔ ان انتخابات کو کشمیری مجاہدین آزادی کی تنظیم آل کشمیر حریت کانفرنس نے مسترد کر دیا ہے۔ اس کے بعد بڑی سیاسی پارٹیوں میں کانگرس اور نیشنل کانفرنس رہ جاتی ہیں۔ کانگرس تو عام انتخابات میں حصہ لے گی لیکن اس کی سب سے بڑی حلیف سیاسی جماعت نیشنل کانفرنس نے بھی عام انتخابات میں حصہ لینے سے انکار کر دیا ہے۔ اس پارٹی کے سربراہ سابق کشمیری لیڈر شیخ عبداللہ کے صاحبزادے ڈاکٹر فاروق عبداللہ ہیں۔

چند دن سے اس پارٹی کے اعلیٰ ترین پالیسی ساز ادارے کی میٹنگ جاری تھی جس میں عام انتخابات میں حصہ لینے کے بارے میں غور و خوض کیا جا رہا تھا۔ اب نیشنل کانفرنس نے مقبوضہ جموں و کشمیر میں آئندہ عام انتخابات میں حصہ لینے سے انکار کر دیا ہے مقبوضہ کشمیر کے سابق وزیر اعلیٰ اور نیشنل کانفرنس کے صدر ڈاکٹر فاروق عبداللہ نے اپنی پارٹی کی ورکنگ کمیٹی کے فیصلوں کا اعلان کیا۔ ایک پریس کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ ہماری پارٹی یہ محسوس کرتی ہے کہ وادی کشمیر کی حقیقی صورت حال آزادانہ اور منصفانہ انتخابات کے لئے موزوں نہیں ہے۔ تاہم انہوں نے کہا کہ ان کی پارٹی نے انتخابات کا بائیکاٹ نہیں کیا اور نہ ہی انتخابات کے انعقاد کی مخالفت کی ہے۔

انہوں نے کہا کہ وادی کے عوام کا یہ مطالبہ ہے کہ کشمیر کو 1953ء سے پہلے کی آئینی صورت حال پر واپس لا جائے اور اس معاملے کو عام انتخابات سے پہلے پہلے حل کرا لیا جائے۔

ooo

حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ (ہماری دلی دعائیں آپ کے لئے) فرماتے ہیں۔

دیکھو گناہ کبیرہ بھی ہیں ان کو تو ہر ایک جانتا ہے اور اپنی طاقت کے موافق نیک انسان ان سے بچنے کی کوشش بھی کرتا ہے۔ مگر تم تمام گناہوں سے کیا کبائر اور کیا صغائر سب سے بچو۔ کیونکہ گناہ ایک زہر ہے جس کے استعمال سے زندہ رہنا محال ہے۔ گناہ ایک آگ ہے جو روحانی قویٰ کو جلا کر خاک سیاہ کر دیتی ہے۔ پس تم ہر قسم کے کیا صغیرہ کیا کبیرہ سب اندرونی بیرونی گناہوں سے بچو آنکھ کے گناہوں سے، ہاتھ کے گناہوں سے، کان ناک زبان اور شرم گاہ کے گناہوں سے بچو۔ غرض ہر عضو کے گناہ کے زہر سے بچتے رہو اور پرہیز کرتے رہو۔

## ایڈز- پاکستان میں

آج کی دنیا میں سب سے زیادہ خطرناک بیماری ایڈز کو قرار دیا گیا ہے جس کا کوئی علاج ابھی تک دریافت نہیں ہوا۔ اور اس کا شکار ہونے والوں کی تعداد میں دن بہ دن اضافہ ہوتا جا رہا ہے۔ پاکستان دنیا کا وہ ملک قرار دیا جاتا ہے جہاں ایڈز کے مریض سب سے کم تعداد میں ہیں۔ اس وقت پاکستان میں ایڈز کے 55 مریض ہیں۔ لیکن یہ بھی خدشہ ہے کہ ایک ہزار کے قریب افراد میں ایڈز کے جراثیم موجود ہیں جو ابھی تک ظاہر نہیں ہوئے۔ اس وقت پوری دنیا میں ایک کروڑ افراد ایڈز کی بیماری میں مبتلا ہو چکے ہیں جبکہ 4 کروڑ افراد کے بارے میں خیال ہے کہ ان کے جسموں میں ایڈز کے جراثیم موجود ہیں۔

ماہ جنوری اور فروری میں جاپان میں ایڈز کے مزید 32 مریضوں کا انکشاف ہوا ہے۔

ooo

## ایم ٹی اے

ایم ٹی اے نے شان ودھا کے اچا کیتا ناں
جتھے ساڈی گل نہ پہنچے ہن اوہ کیہڑی تھاں

رب رحیم نے حدوں ودھ کے کیتے نیں احسان
کیوں نہ ہووے سو سو واری جند ساڈی قربان

اک بندے نے پنڈاں وچوں اک پنڈ دے وچ بہہ کے
کر دتا حیران زمانے بھر نوں ایہ گل کہہ کے

میں جیہڑی ول گل کہواں گا سنے گی دنیا ساری
میں مولا دا بندہ واں تے میں مولا توں واری

وڈے وڈے بندے اوہدی راہ نوں روکن لگے
اوہدیاں سچیاں گلاں نوں اوہ ٹوکن لگے

فیر اوہدی ہر گل ہواواں دے وچ اڈن لگی
سوہنی خوشبو وانگ فضاواں دے وچ اڈن لگی

رب رحیم نے سجے کھبے اوہدی گل پوچائی
چانن وانگوں لوکاں نے ویکھی اوہدی روشنائی

فیر ہواواں جھکڑ بن کے چلیاں چار چفیرے
چھیتی چھیتی نسن لگے کالے سب ہنیرے

طاہر پیارے نوں لوکاں نے کر دتا مجبور
چھڈ کے اپنے وطناں نوں اوہ جا وسے کجھ دور

ایہ وی کم خدا دا سی تے اوہدی ای تقدیر
ایم ٹی اے نے بننا سی کجھ خواباں دی تعبیر

جنہوں ملکوں باہر کڈھیا آ گیا گھر دے اندر
اودھا چہرہ، اودھیاں گلاں پیار دا اک سمندر

سب لوکاں نوں ٹی وی اگے لے کے بہہ جاؤ یارو
اللہ والیو بیبیو سوہنیو دلدارو جی دارو

نکے وڈھے سارے آؤ سنیئے دین دی گل
ربا عرشوں توں ایہ نعمت بہتی بہتی گھل

ایم ٹی اے نے ہر اک گھر نوں دتا روپ سوایا
کی دساں میں اپنے ساڈا کنا مان ودھایا

ایس خوشی وچ دس نہ ہویا میتھوں اپنا ناں
بھلّیا وی تے ویکھو یارو بھلّیا کیہڑی تھاں

نسیم سیفی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

### بقیہ صفحہ 3

شفیق ہو۔ اور دنیا اس کی محتاج ہو' ہوتا ہے۔ اور ایسا ہی سمندر کے معنے تسبیح و تہلیل کے بھی ہوتے ہیں اور اس میں گویا (-) کی طرف اشارہ ہے۔

پس مجمع البحرین سے مراد در حقیقت وہ زمانہ تھا جہاں حضرت موسیٰؑ کا زمانہ ختم ہوا اور محمد رسول اللہ ﷺ کا زمانہ شروع ہوا یعنی وہ گھڑی جب محمد ﷺ کو پہلا الہام نبوت ہوا مجمع البحرین تھی۔ وہاں موسیٰؑ جو ایک روحانی عادل شفیق اور دنیا کے لئے ضروری بادشاہ تھے۔ ان کا علاقہ ختم ہوتا تھا اور محمد رسول اللہ ﷺ جو اور بھی بڑے روحانی سمندر تھے ان کا زمانہ شروع ہوتا تھا۔ حضرت موسیٰؑ کو کشف میں دو بڑے سمندروں کے ملنے کا مقام دکھا کر گویا یہ بتایا گیا کہ اس زمانہ تک آپ کی امت کا زمانہ ہے آگے ایک اور سمندر شروع ہوتا ہے۔ آپ کا زمانہ ختم ہو کر اس نئے نبی کا کام شروع ہوگا۔ اور وہی شخص روحانی زندگی کا سامان حاصل کر سکے گا جو اس سمندر میں غوطہ لگائے گا۔

اس رویاء میں اس طرف بھی اشارہ کیا گیا ہے کہ موسوی سلسلہ محمدی سلسلہ کے لئے بطور ارہاص ہے اور آخر یہ سمندر اس سمندر میں جا کر مل جائے گا۔ اسی وجہ سے محمد رسول اللہ ﷺ کو جو کشف دکھایا گیا تھا اس میں تو یہ نظارہ دکھایا گیا تھا کہ جبرئیل خود رسول کریم ﷺ کے پاس آئے مگر حضرت موسیٰؑ کو یہ نظارہ دکھایا کہ وہ مجمع البحرین کی طرف اپنے ساتھی کو لے کر گئے۔ اور وہاں جا کر ان کا سفر ختم ہو گیا۔

### بقیہ صفحہ 4

ہوا۔ اس کے صفحہ 7 کالم نمبر 2 پر دو نکاحوں کا اعلان درج ہے اعلانات نکاح کا متعلقہ حصہ اس طرح شائع ہوا ہے۔

(1) " مورخہ 12 جنوری 1996 کو دارالذکر لاہور میں بعوض مبلغ پچاس ہزار روپے حق مہر پر " پڑھا گیا

(2) "بعوض 27000 روپیہ حق مہر پر پڑھا گیا"

ان دونوں اعلانات میں "بعوض..... حق مہر پر پڑھا گیا" لفظ عوض سے پہلے "بہ" اور لفظ مہر کے بعد "پر" ہم معنی ہیں ان دونوں کا ایک ہی جملے میں استعمال مناسب نہیں ہے۔

یا عوض سے پہلے "بہ" سے بچیں یا حق مہر کے بعد "پر" پر زور نہ دیں ہر چند کہ یہ اگر غلطی ہے تو معمولی سی غلطی ہے مگر اس موقر اخبار کے قارئین اسے زبان و بیان کی ہر قسم کی لغزش سے بھی مبرا دیکھنا چاہتے ہیں اور اللہ کے فضل سے یہ اخبار اپنے مضامین کی ندرت کے علاوہ افکار اور الفاظ کی صحت کے اعتبار سے بھی بہت اعلیٰ معیار پر ہے خصوصاً حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کی تحریرات اور ملفوظات سے مزین فرما کر آپ اسے چار چاند لگا دیتے ہیں لاریب "سلطان

القلم" کا کلام امام الکلام ہے جو روح پرور ایمان افروز بھی ہوتا ہے اور ادبی کمالات کا حامل بھی۔

اللہ تعالیٰ ہمیں اس پاک اور شفاف روحانی چشمہ سے سیراب ہونے کی توفیق اور صلاحیت عطا فرمائے جسے "در کلامے تو چیزے است کہ دیگراں را دراں دخلے نیست" کا الٰہی سرٹیفکیٹ عطا ہوا ہے۔ آمین۔

---

### بقیہ صفحہ 1

اپنی پیدائش سے اس وقت تک یہی دیکھا کہ انسان کے جو انسان کے ساتھ تعلقات ہیں وہ دو قسم کے ہیں۔ ایک وہ ہے جو خدا کو چھوڑ کر انسان ان تعلقات کو نباہتا ہے۔ اپنے بھائی کے لئے' اپنے عزیزوں کے لئے' اپنے دوستوں کے لئے' ہر قسم کے ناجائز حربے استعمال کرنے کے لئے تیار ہو جاتا ہے۔ ایک یہ تعلق دو انسانوں کے درمیان انسان کی زندگی میں ہمیں نظر آتا ہے لیکن ایک وہ تعلق ہے کہ جب انسان کہتا ہے کہ میرا کسی سے کوئی تعلق نہیں سوائے اس تعلق کے جو میرے رب نے قائم کیا ہے۔ یہ بھی ایک تعلق ہمیں نظر آتا ہے اور دراصل انسان انسان کے درمیان قابل اعتبار تعلق صرف یہی ہے۔ جس شخص کو یہ پتہ ہو کہ زید میری خدمت میں اس لئے نہیں لگا ہوا کہ اس نے مجھ میں کوئی خوبی دیکھی۔ اگر ایسا ہے تو پھر تو خطرہ ہے کہ جس وقت وہ خوبی نظر سے اوجھل ہو جائے اس کی خدمت بند ہو جائے گی بلکہ میری خدمت میں وہ اس لئے لگا ہوا ہے کہ خدا نے اسے کہا (-)

میرے حکم کی بناء پر میرے بندوں کے دکھوں کو دور کرنے کے لئے اور ان کو سکھ پہنچانے کے لئے ہر دم تیار رہتا ہے جسے وہ دکھ سے بچا رہا ہے اور جسے سکھ پہنچانے کی وہ کوشش کر رہا ہے اس کو یہ یقین ہو کہ دنیا کچھ سے کچھ ہو جائے اس شخص کو خدمت میں کوئی فرق نہیں پڑے گا۔ کیونکہ میری وجہ سے میری خدمت نہیں بلکہ ہمارے رب کریم کی خوشنودی کے حصول کے لئے یہ خدمت ہو رہی ہے پس تعلقات تو قائم رہتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے انسان کو بنایا ہی ایسا ہے۔ خدا تعالیٰ نے اس کائنات کو (-) انسان کا خادم قرار دیا ہے۔ یعنی جو چیز بھی کائنات میں پائی جاتی ہے وہ انسان کی خدمت کے لئے ہے۔

(از خطبہ 8- نومبر 1974ء)

---

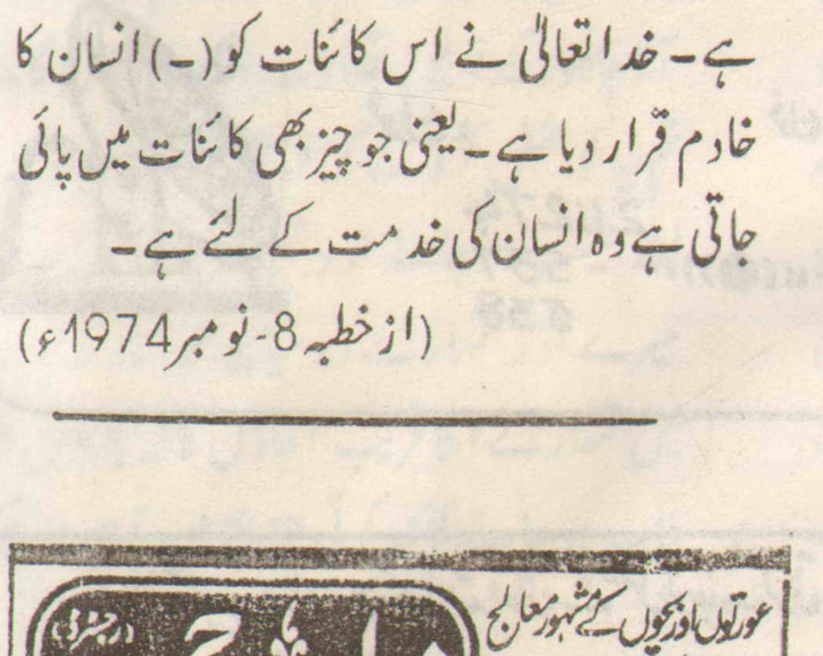


# اطلاعات و اعلانات

## درخواست دعا

○ مکرم شیخ منصور احمد صاحب کی اہلیہ محترمہ امینہ منصور جرمنی میں پتہ اور دل کی تکلیف سے بیمار ہیں۔ ان کی کامل شفایابی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

○ مکرمہ سکینہ بی بی صاحبہ (جو مکرم محمد فاروق صاحب صدر جماعت عالم گڑھ ضلع گجرات کی والدہ ہیں) مورخہ 96-1-27 بس کے حادثے میں زخمی ہو گئیں اور بائیں ٹانگ ٹوٹ گئی ہے۔ فریکچر کافی پیچیدہ ہے۔ دعا کی درخواست ہے کہ اللہ انہیں شفا عطا فرمائے۔

○ مکرم عبداللطیف صاحب صدر جماعت احمدیہ دولیاں جٹاں ضلع کوٹلی A.K کا ہرنیا (Hernia) کا کامیاب اپریشن ہوا ہے۔ احباب جماعت سے کامل شفایابی کے لئے درخواست ہے۔

---

## سانحہ ارتحال

○ مکرم محمد فاروق صاحب صدر جماعت عالم گڑھ ضلع گجرات کے تایا جان مکرم محمد شریف صاحب آف عالم گڑھ ضلع گجرات مورخہ 30- اکتوبر 95ء کو کراچی میں سڑک کے حادثے میں وفات پا گئے۔ دوسرے دن ان کی میت عالم گڑھ پہنچی اور وہیں پر تدفین ہوئی۔ موصوف اپنی جماعت کے سیکرٹری دعوت الی اللہ تھے۔

---

## اعلان داخلہ مدرستہ الحفظ

## برائے طالبات

○ 10 سے 12 سال کی عمر تک بچیاں جو ناظرہ کلام الٰہی پڑھنا جانتی ہوں اور پرائمری تعلیم مکمل کر چکی ہوں وہ حفظ کلاس سے استفادہ کر سکتی ہیں۔ درخواست صدر محلہ کی تصدیق کے ساتھ نظارت تعلیم میں بھجوائیں۔ انٹرویو 3- اپریل 1996ء کو صبح 9 بجے ہوگا۔

(نظارت تعلیم)

---

## تبدیلی نام

○ خاکسار نے اپنی بیٹی کا نام "فرزانہ عزیز" سے تبدیل کر کے "امتہ النصیر" رکھ لیا ہے۔ آئندہ سے اسے اسی نام سے لکھا اور پکارا جائے۔

عزیز الرحمان

17/1 دار الفضل شرقی ربوہ

## ولادت

○ مورخہ 7- ستمبر 1995ء کو مکرم محمد فاروق صاحب صدر جماعت احمدیہ عالم گڑھ ضلع گجرات کو اللہ تعالیٰ نے دوسرے بیٹے سے نوازا ہے۔ نومولود کا نام ارسلان فاروق تجویز ہوا ہے۔ اللہ تعالیٰ بچے کو صحت و تندرستی والی لمبی عمر عطا فرمائے اور نیک اور خادم دین بنائے۔

---

## احمدی طالبات متوجہ ہوں!

○ وہ تمام احمدی طالبات جو کسی مخلوط تعلیمی ادارہ میں تعلیم حاصل کرنا چاہتی ہیں وہ داخلہ لینے سے قبل اس بات کا جائزہ لے لیں کہ مطلوبہ مضمون / کورس کسی ایسے تعلیمی ادارے میں کیا جائے جہاں مخلوط تعلیمی نظام نہ ہو بلکہ صرف طالبات زیر تعلیم ہوں۔ اگر ایسا تعلیمی ادارہ میسر نہ ہو تو پھر مخلوط تعلیمی ادارہ میں داخلہ سے قبل حضرت صاحب سے باپردہ رہ کر تعلیم حاصل کرنے کی اجازت لینی لازمی ہے۔ اجازت حاصل کرنے کے لئے درخواست فارم نظارت تعلیم سے حاصل کیا جا سکتا ہے۔ یہ فارم پر کر کے واپس نظارت تعلیم کو بھجوائیں۔

اسی طرح ایسی احمدی طالبات جو لاعلمی کے سبب بغیر اجازت حضرت صاحب کسی مخلوط تعلیمی ادارہ میں داخلہ لے چکی ہیں۔ ان کے لئے بھی لازمی ہے کہ وہ فوری طور پر نظارت تعلیم سے درخواست فارم حاصل کر کے اسے پر کریں اور واپس نظارت تعلیم کو بھجوائیں تا حضرت صاحب کی خدمت میں کیس پیش کیا جا سکے۔

(نظارت تعلیم)


اعلان

اکاؤنٹنٹس اور آڈٹ کیلئے کراچی میں چند احباب کی ضرورت ہے۔ جو بی کام ہوں۔ ایک یا دو سالہ تجربہ رکھنے والے احباب کو ترجیح دی جائے گی۔ براہ کرم خواہشمند احباب اپنے صدر صاحب حلقہ کی وساطت سے درخواست بھجوائیں۔ ملک بھر کے دیگر بڑے بڑے شہروں میں ملازمت کرنے کے خواہشمند احباب بھی درخواست دے سکتے ہیں۔

چیف اکاؤنٹنٹ
ورلڈ وائیڈ موٹرز (پرائیویٹ) لمیٹڈ
C-17 ڈیفنس ہاؤسنگ اتھارٹی فیز II ایکسٹینشن نیشنل ہائی وے۔ مین کورنگی روڈ۔ کراچی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

# خبریں

ربوہ : یکم-اپریل-1996ء
درجہ حرارت کم از کم 16 درجے سنٹی گریڈ
زیادہ سے زیادہ 27 درجے سنٹی گریڈ

○ سپریم کورٹ کے چیف جسٹس مسٹر جسٹس سید سجاد علی شاہ نے کہا ہے سپریم کورٹ کا فیصلہ آئینی ہے اس پر عمل درآمد ہو گا- جج نہیں بولتے ان کے فیصلے بولتے ہیں- سپریم کورٹ کا فیصلہ عدالتی بغاوت نہیں ہے- آئین کی تشریح صرف عدلیہ ہی کر سکتی ہے- عدالت عظمیٰ فیصلہ دے چکی ہے ہر شخص کو اب اس پر عمل کرنا چاہئے- انہوں نے کہا کہ سپریم کورٹ کے تین ججوں کا کنفرم کیا جانا بھی عدالتی فیصلے پر عمل درآمد کا ہی حصہ ہے- عدلیہ کے علاوہ آئین کی اگر کوئی تشریح کرنا چاہتا ہے تو عوام میں جا کر کرے- وہ سپریم کورٹ کے تین ججوں کی لاہور میں حلف برداری کی تقریب کے بعد صحافیوں سے بات چیت کر رہے تھے-

○ سپریم کورٹ جس نے اپنا بنچ اسلام آباد سے لاہور منتقل کر لیا ہے، حکومت پنجاب کی طرف سے گاڑیاں فراہم نہ کئے جانے کے بعد نجی گاڑیوں کا انتظام کر لیا ہے- بعد ازاں حکومت پنجاب نے گاڑیوں کی پیشکش بھی کی جو سپریم کورٹ نے مسترد کر دی-

○ مقبوضہ کشمیر میں 22 مجاہدین آزادی کی شہادت کے بعد مکمل ہڑتال کر دی گئی- فوج نے مدرسے کو آگ لگا دی- ہڑتال سے کاروبار زندگی مفلوج ہو کر رہ گیا- فوج نے 11 مکانات کو نذر آتش کر دیا-

○ وزیر اعظم بے نظیر بھٹو نے کہا ہے کہ نواز شریف میرے خاندان کے خلاف تھا اب اپنا حال دیکھے- انہوں نے کہا کہ الطاف حسین کیا سمجھتا تھا کہ کراچی میں امن نہیں ہو گا؟ نواز شریف حکومت کے خلاف تحریک نہیں چلا سکتے وہ مذاکرات کی میز پر آئیں- انہوں نے سپریم کورٹ کے فیصلہ پر مزید کچھ کہنے سے انکار کر دیا-

○ پاسبان نامی تنظیم نے لاہور کے قذافی سٹیڈیم میں 123 جوڑوں کی اجتماعی شادی کا انتظام کیا- وزیر اعظم نے اس موقعہ پر شرکت کی- امام کعبہ نے خطبہ نکاح پڑھا- یہ تقریب سستی شادیاں کرانے کے لئے کی گئی ہے- پاسبان نے ہر جوڑے سے صرف ساڑھے سات ہزار روپے لئے اور ان کے لئے شادی کے سامان اور کھانے کا بندوبست کیا-

○ لاہور ہائی کورٹ میں پولیس تشدد کے خلاف ملک بھر میں وکلاء نے عدالتوں کا بائیکاٹ کیا- ہزاروں مقدمات کی سماعت ملتوی کر دی گئی-

○ سپریم کورٹ کے سابق چیف جسٹس مسٹر جسٹس محمد حلیم نے کہا ہے کہ عدالتی حکم سے بلاشبہ آئینی بحران پیدا ہو گیا ہے- فیصلے کے آئین پر سنگین اثرات سے مجھے دھچکا پہنچا ہے-

○ اپوزیشن لیڈر مسٹر اعجاز الحق نے دینی جماعتوں سے رابطے قائم کئے ہیں- جے یو آئی نے اپوزیشن لیڈر بدلنے کا مطالبہ کر دیا ہے-

○ مسلم لیگ (ن) کے اسیر راہنما مسٹر شہباز شریف نے سوال کیا ہے کہ سپریم کورٹ کے فیصلہ کے بعد خصوصی بنکنگ کورٹ کی کیا پوزیشن ہے انہوں نے کہا کہ حکومت سپریم کورٹ کے فیصلہ پر خصوصی نیت سے عمل درآمد کے لئے تیار ہو جائے تو اپوزیشن وزیر اعظم کے ڈیڑھ برس پہلے والے خط کے مندرجات پر غور کرنے کے لئے تیار ہے-

○ لاہور ہائی کورٹ کے جج مسٹر جسٹس ملک محمد قیوم نے کہا ہے کہ وزیر اعلیٰ زیر سماعت معاملہ پر تبصرہ سے گریز کریں- عدالت کو فیصلہ کرنے دیا جائے- انہوں نے کہا کہ میں ذاتی طور پر وزیر اعلیٰ کا احترام کرتا ہوں یہ فیصلہ کرنا عدالت کا کام ہے کہ قصوروار کون ہے-

○ لاہور ہائی کورٹ کے قائم مقام چیف جسٹس مسٹر جسٹس ارشاد حسن خان نے کہا ہے کہ میں سپریم کورٹ کا کنفرم جج ہوں- چیف جسٹس حکم دیں گے تو دوڑتا ہوا جاؤں گا- انہوں نے بتایا کہ میں نے 28- اکتوبر کو صدر کو لکھا تھا کہ مجھے سپریم کورٹ بھیج دیا جائے- انہوں نے کہا کہ چیف جسٹس نے ہدایت کی ہے کہ نوٹیفیکیشن جاری ہونے تک بطور قائم مقام چیف جسٹس لاہور ہائی کورٹ میں کام کرتا رہوں-

○ سپریم کورٹ کے فیصلہ پر عمل درآمد کے لئے لاہور کے وکلاء نے ایکشن کمیٹی قائم کر دی ہے-

○ وزیر اعظم بے نظیر بھٹو نے کہا ہے کہ کوئی مارچ نہیں ہو گا- صدر میرے آدمی ہیں- کسی مارچ یا تحریک کا امکان نہیں ہے اور نہ ہی وقت ہے- سپریم کورٹ کے فیصلہ سے پیدا ہونے والا عدالتی بحران ختم ہو چکا ہے-

○ قائد حزب اختلاف مسٹر نواز شریف نے کہا ہے کہ قوم غور کرے- بھارت اتنا دلیر اور بے لگام کیوں ہو گیا ہے؟ انہوں نے کہا کہ حکمرانوں کی پالیسیاں کشمیریوں کی تحریک آزادی کے لئے تباہی کا پیغام لا رہی ہیں-

○ وزیر اعظم بے نظیر بھٹو نے چیف جسٹس آف پاکستان سید سجاد علی شاہ کے ڈرائیور سے گاڑی چھیننے کے واقعہ پر حکومت سندھ سے رپورٹ طلب کر لی ہے- اور تحقیقات کا حکم دیا ہے کہ اس واقعہ کے پس پردہ عناصر کا سراغ لگایا جائے چیف جسٹس نے لاہور میں ایک تقریب میں بتایا ہے کہ ابھی تک ان کی گاڑی واپس نہیں ملی-

○ قومی اسمبلی کے سپیکر یوسف رضا گیلانی نے کہا ہے کہ مجھے اپنے خلاف کسی تحریک عدم اعتماد کا علم نہیں ہے-


امراض جلد گرمی جگر مثانہ، گیس، کمزوری اعصاب کا خاتمہ
طاہر دواخانہ رحمان کالونی ربوہ
امراض زنانہ مردانہ، خوف، دہشت گھبراہٹ کمی نیند کے معالج

خوشخبری
سیل - سیل - سیل
2 اپریل تا 2 مئی 1996ء ٹرپل جارجٹ کے برقعوں پر شاندار سیل-
اکبر احمد 32/4 دارالصدر غربی حلقہ قمر ربوہ
نزد کوٹھی حضرت سر محمد ظفر اللہ خان صاحب
فون : 686

انٹرنیشنل معیار کے مطابق بغیر ٹانکے کے زیورات خریدنے اور بنوانے کیلئے تشریف لائیں
شریف گولڈ سمتھ
اقصیٰ روڈ ربوہ
پروپرائیٹر : میاں حنیف احمد کامران
فون ؛ دوکان : 649 گھر : 212300

اسلام آباد - لاہور - کراچی میں جائیداد کی خرید و فروخت کا با اعتماد ادارہ
عمیر ایسوسی ایٹس
وڈ اپچ پلازا - ایف 10 مرکز اسلام آباد
فون دفتر : 051-291578
051-291579

دوا تدبیر ہے اور دعا اللہ تعالیٰ کے فضل کو جذب کرتی ہے
مرض اٹھرا کا شافی علاج
حبوب مفید اٹھرا // اکسیر اولاد نرینہ (کورس)
20 گرام 30 روپے- 60 گرام 90 روپے- 100 گرام 150 روپے —— 250 روپے
فہرست ادویہ و جنتری 1996ء مفید طبی معلومات کیساتھ مفت طلب کریں-
بیرونی مریض، پاکستان و بیرون پاکستان پرچہ تشخیص و تجویز خط لکھ کر منگوا سکتے ہیں-
سٹاکسٹ حضرات کیلئے معقول کمیشن
Ph: (04524) 211434-212434
مطب ناصر دواخانہ (رجسٹرڈ) گولبازار ربوہ
Fax: (04524) 534